

## رسالت مآب ﷺ غیر مسلم مفکرین کی نظر میں

اللہ کے فرستادہ پیغمبر سیرت و صورت میں اکمل ترین ہوا کرتے ہیں۔ اللہ نے اپنے آخری نبی ﷺ کو بھی صفات کمال سے متصف فرمایا۔ انکی سیرت، صورت، تعلیمات اور زندگی کا ایک ایک پہلو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے قابل اتباع بنا دیا۔ آپ ﷺ کے حسن و جمال، خاندان، فصاحت و بلاغت اور آپ کے نبی برحق ہونے کا اعتراف خود جان ڈیون پورٹ، ڈاکٹر ویٹ، سر ولیم میور، ڈاکٹر اے اسپرنگر، ڈاکٹر اے اسٹینن اردوگ، تھامس کارل لائل اور مائیکل ہارٹ جیسے عیسائی یہودی و مستشرقین نے کیا۔ کاش مغرب توہین آمیز خاکے چھاپنے سے پہلے ختمی المرتبت ﷺ کے متعلق مذکورہ بالا لوگوں کی آراء کو یہی سامنے رکھ لیتا کہ ان کے مستشرقین نے اپنی ساری زندگیاں نبی اور اسلام کے عیوب ڈھونڈنے میں صرف کر دی، لیکن باوجود کوششوں کے ایسی کوئی بات نہ نکال سکے جس سے اسلام کا چہرہ داغدار ہوتا ہو، بلکہ ان میں سے انصاف پسند مستشرقین نے آپ ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی تعریف ہی کی ہے۔ زیر نظر تحریر میں فاضل مصنف نے ایسے لوگوں کے آپ ﷺ کے متعلق تو صیغی کلمات یکجا کر دیے ہیں اس طرح کی تحریریں مغرب اور دیگر مذاہب کے انصاف پسند طبقہ کے نبی ﷺ کی شخصیت کو جاننے کے لیے رہنمائی کا کام دے سکتی ہیں۔ [طاہر]

مشرق و مغرب کے بڑے بڑے محقق، دانشور اور مفکرین نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا مقام دنیا کی عظیم ہستیوں میں سب سے اونچا اور بلند ہے اور غیر مسلم محققین نے آپ ﷺ کو تہذیب، دیانت، امانتداری، غریبوں پر رحم و کرم، مساوات بین الاقوام عدل و انصاف اور تمام اوصاف حمیدہ کا مکمل نمونہ مان لیا ہے۔ ان مفکرین نے اپنی تحریروں میں سرور کائنات ﷺ کے متعلق جو اعتراف کیا ذیل کی سطور میں وہ بیان کیا جائے گا۔

### ◎ آنحضرت ﷺ کی نسبت بعض عیسائیوں کی رائے

معجزات نبوی ﷺ (جن میں سب سے عظیم معجزہ قرآن کریم ہے) گمراہی کی وادیوں میں بھٹکنے والوں کے لئے تاقیامت چراغ راہ رہیں گے اور کمالات احمدی ﷺ گم کردہ راہ انسانوں کے لئے مشعل ہدایت کا کام دیتے رہیں گے اور رحمت کا وہ سرچشمہ جو بیان حق کو ہمیشہ سیراب کرتا رہے گا اور بحر حقیق میں غواہی کرنے والے اس دریائے معرفت سے جب تک دنیا قائم ہے، گوہر مقصود حاصل کرتے رہیں گے اور دنیا ہمیشہ اس حقیقت کا اعتراف کرتی رہے گی کہ ہر لحاظ سے آپ ﷺ سے زیادہ کامل انسان کائنات نے پیدا نہیں کیا۔

کرہ ارض کے وہ حصے، جہاں جہالت کی گھٹائیں چھاری ہیں اور دنیا کے وہ ممالک جہاں گمراہی کے بادل سطح افلاک کو گھیرے ہوئے ہے، وہاں کے زمین و آسمان بھی ایک روز انوارِ رسالت سے بقعہ نور بنیں گے اور بالفرض کچھ لکھے بھی تو اس کی سند نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ درویشِ آخری سرور کو مین ﷺ کا ایک بے وفا غلام اور اس کی خیر الامم کا ایک نالائق فرد ہے، البتہ تعریف وہ ہے جو دشمن کے منہ سے نکلے، اس لئے بعض غیر متعصب عیسائی مؤرخین کے وہ خیالات یہاں درج کئے جاتے ہیں جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی نسبت ظاہر کئے ہیں۔

### ◎ آنحضرت ﷺ کی شکل و شمائل

جان ڈیون پورٹ نبی کریم ﷺ کے حلیہ مبارک کے متعلق لکھتا ہے:  
 ”آپ (ﷺ) کی شکل شہانہ تھی، خود خال باقاعدہ اور دل پسند تھے۔ آنکھیں سیاہ اور نور تھیں۔ دہن خوبصورت تھا، دانت موتیوں کی طرح چمکتے تھے، رخسار سرخ تھے۔ آپ (ﷺ) کی صحت نہایت اچھی تھی۔ آپ (ﷺ) کا تبسم دلاویز تھا اور آواز شیریں و دلکش تھی۔“

ایڈورڈ گبن لکھتا ہے:

”آنحضرت (ﷺ) - - - شہرہ آفاق تھے اور یہ نعمت صرف انہی کو بری معلوم ہوتی ہے، جن کو اللہ کی طرف سے عطا نہیں ہوئی۔ بیشتر اس کے کہ آپ (ﷺ) کوئی بات فرمائیں، آپ (ﷺ) کہہ خاص آدمی یا گروہ کو متوجہ کر لیا کرتے تھے۔ لوگ آنحضرت (ﷺ) کی شہانہ شکل، بوری آنکھیں، خوشنما تبسم، ایسا چہرہ جو دل کے ہر ایک جذبہ کی تصویر کھینچ دے اور ایسے حرکات و سکنات جو زبان کا کام دیں، دیکھ دیکھ کر تعریف کیا کرتے تھے۔“

### ◎ آنحضرت ﷺ کا اعزاز خاندان

ڈاکٹر ویٹ لکھتا ہے:

”محمد (ﷺ) عرب کے نہایت عہ خاندان اور معزز قوم سے تھے۔ آپ (ﷺ) نہایت تکلیل و جمیل اور عادات میں غلیظ و بے تکلف تھے۔“

### ◎ آنحضرت ﷺ کی فصاحت

سر ولیم میور باوجودیکہ نہایت ہی متعصب عیسائی ہے، لیکن آپ ﷺ کی تعریف میں لکھتا ہے:  
 ”آنحضرت (ﷺ) کی گفتگو جزیرہ نمائے عرب کی خوشنما زبان کا خالص ترین نمونہ تھی۔“

### ◎ آنحضرت ﷺ کا نبی برحق ہونا

واشنگٹن ارونگ "Life Of Muhammad" میں لکھتا ہے:

”آنحضرت (ﷺ) کے اوائل زمانہ سے وسط حیات تک کے حالات سے ہمیں کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ اس عجیب و غریب فریب سے جس کا الزام آپ (ﷺ) پر (عیسائیوں) نے لگایا ہے، آپ کی کیا غرض تھی؟ اور ایسا پانکھنڈ پھیلانے سے آپ کا مدعا کیا تھا؟ کیا حصول مال مقصود تھا؟ نہیں! کیونکہ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے نکاح سے آپ (ﷺ) دولت مند ہو چکے تھے۔ تو کیا حصول جاہ مراد تھی؟ نہیں! یہ بھی بات نہ تھی کیونکہ وہ پہلے ہی اپنے وطن میں عقل و امانت میں عظیم

المرتبه تھے اور قریش کے بزرگ قبیلے اور اس کے معزز و ممتاز طبقہ میں سے تھے۔ تو کیا حصول منصب مقصود تھا؟ مگر آپ (ﷺ) کا یہ بھی خیال نہ تھا، کیونکہ کئی پشتوں سے تولیت کعبہ اور امارت حرم آپ (ﷺ) ہی کے قبیلے میں تھی۔“

### ◎ تعلیم محمدی ﷺ و اصلاحات

ایڈورڈ گبن کہتا ہے:

”محمد (ﷺ) کا مذہب شکوک و شبہات سے پاک و صاف ہے۔ قرآن مجید کی وحدانیت اور حفاظت اس پر ایک عمدہ شہادت ہے۔ مکے کے پیغمبر ﷺ نے بتوں کی، انسانوں کی اور ستاروں کی پرستش کو معقول دلائل سے رد کر دیا۔ وہ اصول اول، یعنی ذات باری تعالیٰ، جس کی بنا عقل و ادب پر ہے، محمد (ﷺ) کی شہادت سے استحکام کو پہنچی، چنانچہ اس کے معتقد ہندوستان سے لے کر مراکو تک مسود کے لقب سے ممتاز ہیں۔“

سر ولیم میور لکھتا ہے:

”ہم بلا تامل اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ آنحضرت (ﷺ) نے ہمیشہ کے لئے توہمات باطلہ کو، جن کی تاریکی مدتوں سے جزیرہ نما عرب پر چھا رہی تھی، کا عدم کر دیا۔ معاشرت کے لحاظ سے بھی اسلام میں کچھ کم خوبیاں نہیں ہیں۔ مذہب اسلام اس بات پر فخر کر سکتا ہے کہ اس میں پرہیزگاری کا ایک ایسا رجبہ ہوئے، جو ان اور مذہب میں نہیں۔“

### ◎ آنحضرت ﷺ کی مقرر کردہ اذان

اذان کی نسبت آیت عسانا منسب لکھتا ہے:

”مختلف وقتوں میں نماز کا اعلان مؤذن مسجد کے میناروں پر کھڑے ہو کر اذان کے ذریعے کرتے ہیں۔ ان کی آواز، پہلے سے بلند ہوتی ہے، پھر بلند ہوتی ہے اور شہروں کے محل غیارے میں مسجد کی بلندی سے دلکش و دلچسپ معلوم ہوتی ہے۔ پندرہ دن رات میں اس کا اثر اور بھی عجیب طور سے شاعرانہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اکثر فرنگیوں کی زبان سے پیش صاحب کی تعریف نکل گئی ہے کہ انہوں نے یہودیوں کے معبود کی قرانا اور کلیسائے نصاریٰ کے گھنٹوں کی آواز کے مقابلہ میں انسانی آواز کو پسند کیا۔“

### ◎ تھامس کارلائل "Thomas Carlyle"

تھامس کارلائل انیسویں صدی کا ایک نامور انگریز مصنف، مورخ اور مفکر تھا۔ اس کے لیکچروں کا مجموعہ "On Heroes and Hero Worship" بہت مشہور ہے، جس میں ایک لیکچر رسالت مآب ﷺ کے متعلق بھی ہے۔ ایک ایسے دور میں جس میں عیسائی اہل قلم اور اہل کلیسا اسلام اور بانی اسلام پر طرح طرح کے الزامات عائد کر کے اپنے مذہبی تعصب اور تنگ نظری کا ثبوت دے رہے تھے، کارلائل نے پیغمبر اسلام کی نبوت اور اعلیٰ کردار کا اعتراف جس خلوص اور دیانت کے ساتھ کیا ہے، وہ خود اس کی بالغ نظری اور روشن ضمیری کی ایک واضح دلیل ہے۔ پیش نظر اقتباس کارلائل کے لیکچر سے ماخوذ ہے، وہ کہتا ہے:

”ہمارے پیش نظر ہیرو محمد (ﷺ) کو اپنے اہل خانہ میں خدا نہیں مانا گیا بلکہ انسان سمجھا گیا ہے، جسے خدا کی طرف سے وحی ہوئی، یعنی پیغمبر کسی بڑے انسان کو سمجھ لینا لوگوں کی نہایت فاش غلطی ہے، لیکن مشکل سوال یہ پیش رہا ہے کہ دراصل اسے کیا سمجھنا چاہئے اور کس طرح سے اس کا خیر مقدم کرنا چاہئے۔ لوگوں کو ہمیشہ ایسے انسان میں صفات ایزدی

کا کچھ نہ کچھ پر تو نظر آیا ہے۔ اور ایک سوال اہم رہا ہے کہ لوگ ایسے شخص کو خدا سمجھیں یا پیغمبر یا کچھ اور، حضرت محمد (ﷺ) میرے خیال میں پیغمبر صادق ہیں اور میں آپ (ﷺ) کے وہ اوصاف بیان کر دینا چاہتا ہوں، جو انصاف کے ساتھ بیان کرنا ضروری ہیں۔ حضرت محمد (ﷺ) کے متعلق ہم عیسائیوں کے یہ خیالات کہ وہ (نحوذ باللہ) ایک جعلی پیغمبر تھے اور ان کا پیش کردہ مذہب سے سر دبا عقیدوں کا مجموعہ ہے، غور و فکر کی روشنی میں یہ خیالات بالکل بے شاد اور غلط ثابت ہوتے ہیں۔ اسی ہستی کے خلاف کھڑا کیا جھوٹ اور افترا کا وہ طوفان عظیم جو ہم نے اپنے مذہب کی حمایت میں اس عظیم ہستی کے خلاف کھڑا کیا ہے۔ اس عظیم ہستی کے لئے نہیں، ہم سبھوں کے لئے باعث شرم ہے۔ گذشتہ بارہ صدیوں کے نشیب و فراز سے گزرتے ہوئے اس پیغمبر عالی مقام کا پیغام آج بھی ۱۸ کروڑ انسانوں کے لئے مشعل راہ۔ کیا یہ اٹھارہ کروڑ انسان ہماری طرح خدائے تعالیٰ کے بنائے ہوئے نہیں ہیں؟ اگر ہم اتنے کروڑ افراد کو بھٹکے ہوئے اور گم کردہ راہ سمجھیں تو سوچنے کا مقام ہے، کیا جعلی پیغام بارہ صدیوں تک اس کامیابی سے آگے بڑھ سکتا ہے۔ آج بھی کرۂ ارض میں محمد (ﷺ) کے اصول آگے بڑھ رہے ہیں جن پر بندگان خدا کی بیشتر تعداد آج بھی ایمان رکھتی ہے۔ کیا ہم اسے تسلیم کر سکتے ہیں کہ یہ سب روحانی بازی گری کا ایک ادنیٰ کرشمہ تھا۔ جس پر اتنے خدا کے بندے ایمان لائے؟ یہ جھوٹا آدمی کسی مذہب کا بانی ہو سکتا ہے؟ جھوٹا آدمی تو اینٹ اور چونے کا مکان نہیں بنا سکتا۔ اگر کسی کو مٹی، چونے اور ان اشیاء کے خواص کا علم نہ ہو اور وہ ان کا پورا لحاظ نہ رکھے، جو مکان کی تعمیر میں استعمال ہوتے ہیں تو اس کا بنایا ہوا مکان، مکان نہ کہلا سکے گا، بلکہ مٹی کا ڈھیر ہوگا۔ ایسا مکان بارہ صدیوں تک قائم نہیں رہ سکتا اور نہ اس میں اٹھارہ کروڑ انسان ساکتے ہیں۔

وہ مزید کہتا ہے:

"I should say sincerity, a deep, great, genuine sincerity, is the first characteristic of all men in any way heroic. Such a man is what we call an original man; he comes to us at first hand. A messenger he sent from the Infinite Unknown with tidings to us. We may call him poet, Prophet, god:—in one way or other, we all feel that the words he utters are as no other man's words. Direct from the Inner Fact of things;—he lives, and has to live, in daily communion with that. Hearsays cannot hide it from him; he is blind, homeless, miserable, following hearsays; it glares in upon him. Really his utterances, are they not a kind of revelation:., what we must call such for want of some other name? It is from the heart of the world that he comes; he is portion of the primal reality of things. God has made many revelations:but this man too, has not God made him, the latest and newest of all? The' inspiration of the Almighty giveth him understanding:' we must lissten before all to him" ["On Heroes and Hero Worship" by Thomas Carlyle, P:61-62]

”میرا خیال ہے کہ خلوص، بڑا گہرا خلوص اور سچا خلوص ہر بڑے انسان کی پہلی خوبی ہے اور ایسے شخص کو اور بچل انسان کہتے ہیں۔ اس کی فطرت کسی پہلے مرقع کی نقل نہیں ہوتی۔ وہ ایک ایسا قاصد ہے، جو پردہ غیب سے پیغام دے کر

ہمارے پاس بھیجا گیا۔ خواہ ہم اسے شاعر کہیں یا پیغمبر یا دیوتا، بہر کیف ہم سمجھتے ہیں کہ اس کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ساری نوع انسانی کے الفاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ وہ حقیقت اشیاء کی روح رواں سے نکلتا ہے اور رات دن اسی میں بسر کرتا ہے۔ اوبام اس سے اس حقیقت کو نہیں چھپا سکتے۔ وہ اندھا ہو، بے خانماں ہو، مصیبت زدہ ہو، روزمرہ کی گفتگو میں منہمک ہو، لیکن یہ حقیقت روز روشن کی طرح ہر وقت اس کے پیش نظر رہتی ہے۔

ہم کسی طرح بھی محمد (ﷺ) کو حریص اور منصوبہ باز اور ان کی تعلیمات کو جہل و نادانی نہیں سمجھ سکتے، وہ جو پیغام لے کر آئے وہ بالکل سچا تھا۔ وہ ایک آواز تھی جو پردہ غیب سے بلند ہوئی۔ اس شخص کے نہ احوال جھوٹے تھے نہ افعال، اس میں تنگ نظری اور نمائش کا شائبہ تک نہ تھا۔ وہ زندگی کا ایک جادہ تاباں تھا، جو خاص سینہ نظرت سے ہویدا ہوا اور جسے خالق عالم نے کائنات کو منور کرنے کے لئے بھیجا تھا۔“

تھامس کارلائل مزید آپ ﷺ کے متعلق کہتا ہے:

”مادِ صحرَا کا یہ سادگی پسند فرزند اپنے بل بوتے پر کام کرتا ہے۔ وہ اپنی ذات کے متعلق غلط ادعا نہیں کرتا۔ اس میں نہ تو غرور و خود نمائی ہے، نہ خوشامد و عاجزی۔ وہ اپنی اصلی حالت میں پایا جاتا ہے۔ وہ اپنی عبا کو خود پیوند لگاتا اور اپنی نعلین کو خود مرمت کرتا ہے۔ دوسری طرف بے تکلفی سے ایران کے بادشاہوں اور یونان کے شہنشاہوں کو ان کے فرانسس پر توجہ

دلاتا ہے۔“ [On Heroes and Hero-Worship:82]

"To the Arab Nation it was as a birth from darkness into light; Arabia first became alive by means of it .A poor shepherd people, roaming unnoticed in its deserts since the creation of the world: a Hero Prophet was sent down to them with a word they could believe:see, the unnoticed becomes world-notable, the small has grown world-great; within one century afterwards, Arabia is at Grenada on this hand,at Delhi on that - glancing in valour and splendour and the light of genius, Arabia shines through long ages over a great section of the world.Belief is great, life-giving .The history of a Nation becomes fruitful, soul-elevating, great, so soon as it believes . These Arabs, the man Mahomet, and that one century,-is it not as if a spark had fallen,one spark, on a world of what seemed black unnoticeable sand; but lo, the sand proves explosive powder, blazes heaven-high from Delhi to Grenada! I said, the great Man was always as lightning out of Heaven; the rest of men waited for him like fuel, and then they too would flame". [On Heroes and Hero-Worship:101-102]

”عربوں کے حق میں اسلام گویا اندھیروں میں روشنی کا ظہور تھا، جس کے اثر سے ملک عرب پہلے پہل بیدار ہوا۔ ایک غریب گلہ بان قوم، جو ابتدائے آفرینش سے ریگ زاروں میں گننام تھی، اس کی ہدایت کے لئے ایک ہیرو پیغمبر کے لباس میں ایسا پیغام دے کر بھیجا گیا جس پر وہ ایمان لاسکی۔

دیکھو، اب وہ گننام چرواہے دنیا میں مشہور ہو جاتے ہیں اور وہ حقیر شتر بان پورے عالم پر چھا جاتے ہیں۔ ایک صدی

کے اندر عرب کا سکہ دہلی سے غرناطہ تک جاری ہو گیا۔ اس کی شجاعت و ذہانت کا آفتاب مدت تک ایک عالم کے لئے ضوفشانی کرتا رہا۔ ایمان ایک بڑی اور جاں بخش نعمت ہے۔ جہاں کوئی قوم ایمان لاتی ہے، تاریخ اس کی عظمت کی داستان سے معمور ہوتی۔ عربوں کی قوم، آنحضرت (ﷺ) کی ذات اور ایک صدی کی مدت یوں معلوم ہوتا ہے، گویا ایک چھوٹی سی چنگاری ایسے تودہ عظیم پر گری، جو بظاہر محض انبار خاکستر تھا، مگر وہ انبار آتش گیر مادہ ثابت ہوا، جس کے شعلے دہلی سے غرناطہ تک بلند ہوئے اور آسمان سے باتیں کرنے لگے۔ میں کہتا ہوں کہ بڑا انسان ایک برق آسانی ہوتا ہے اور باقی سب لوگ تودہ ہیزم کی طرح اس کے منتظر رہتے ہیں، جنہیں وہ ایک لمحہ میں شعلہ روشن بنا دیتا ہے۔“

### ◎ ڈاکڑی۔ اے فرمین

”اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمد (ﷺ) بڑے بچے اور سچے راست باز ریفارمر تھے۔“ [معجزات اسلام: ۶۷]

### ◎ بھگت راؤ ایلو وکیٹ کوہ مری

”میری رام چندر جی مہاراج، بھگوان سری کرشن جی، گورو نانک دیو جی، حضرت موسیٰ (ﷺ) اور حضرت عیسیٰ (ﷺ) یہ سب روحانی بادشاہ تھے اور میں کہتا ہوں کہ ان میں ایک روحانی شہشاہ بھی ہے، جس کا مقدس نام محمد (ﷺ) تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر ریفارمر نے آ کر دنیا میں بہت کچھ کیا، مگر حضرت محمد (ﷺ) نے دنیا پر اس قدر احسان کئے ہیں جن کی مثال نہیں مل سکتی۔“

[غازیان ہند: ۱۲۸]

### ◎ پنڈت سیتا دھاری

”پیشوائے دین اسلام حضرت محمد (ﷺ) کی زندگی دنیا کو بے شمار قیمتی سبق پڑھاتی ہے اور آنحضرت (ﷺ) کی زندگی ہر حیثیت سے دنیا کے لئے سبق آموز ہے بشرطیکہ دیکھنے والی آنکھ، سمجھنے والا دماغ اور محسوس کرنے والا دل ہو۔“

[معجزات اسلام: ۷۴]

### ◎ لالہ رام چند

”وحدانیت و مساوات، یہ دونوں بے بہا اصول دنیا کو حضرت بانی اسلام نے دیئے۔ محمد (ﷺ) انسانی جماعت کے سب سے بڑے رہنما اور ہادی ہیں۔ جب تک وحدانیت و مساوات کے اصول سے بڑھیا اصول دنیا کو دستیاب نہیں ہوتے، اس وقت فیض تک رسائی کا سہرا محمد (ﷺ) کے سر رہے گا۔“

[معجزات اسلام: ۶۷]

### ◎ سردار کرشن سنگھ (اور گورو نانک صاحب)

”اس بعثت کے بعد صفحہ ارض پر ایک جدید تہذیب و ترقی کا ظہور ہوا۔ زیادہ تعجب خیز امر یہ ہے کہ اس تہذیب کے بانی وہی لوگ تھے، جو کچھ دنوں پہلے بالکل وحشی تھے اور تہذیب کی ہوانے ان کو چھوا بھی نہ تھا۔ وہ لوگ دن رات شرابیں پیتے تھے اور آپس میں خون خرابے کے سوا کوئی کام نہ تھا۔ معمولی بات پر بھی قبیلے کٹ مرتے تھے۔ لڑکی کی ولادت اس قدر تنگ خیال کی جاتی تھی کہ پیدا ہوتے ہی گلا گھونٹ دیا جاتا تھا۔ غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کی کوئی حد نہ تھی۔ جہالت کی انتہا یہ تھی کہ دادا پر دادا کا بدلہ پوتے پڑ پوتے لیتے تھے۔ ان حالات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ معمولی تعلیم کا اثر نہ تھا، بلکہ محمد (ﷺ) کو خداوند عالم کی طرف سے مدد و ہدایت تھیں کہ باوجود ان کے غیر تعلیم یافتہ ہونے اور اس سوسائٹی میں نشوونما پانے کے ایسی کاپیٹ دی جس سے ہم نے مان لینے پر مجبور ہیں کہ حضرت محمد (ﷺ) ضرور بندگان خدا کی ہدایت کے لئے خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں۔ حضرت محمد (ﷺ) کی شخصیت عظیم شخصیت تھی۔“

چنانچہ ہمارے آقا سردار گورونانک صاحب، جن کی مذہبی رواداری اور بے لاگ انصاف پسند تعلیم کو دنیائے مانا ہے، انہوں نے حضرت محمد (ﷺ) کی سیرت کے بعد ان کی تعریف میں ایک دوہا لکھا ہے، جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت محمد (ﷺ) کی شخصیت دنیا کے تمام انصاف پسند اور غیر متعصب مذاہب میں بھی پسندیدہ رہتی۔

ڈٹھا نور محمدی ﷺ ڈٹھا نبی رسول  
نانک قدرت دیکھ کر خودی گئی سب بھول

[غازیان ہند: ۱۱۷]

### ○ ڈاکٹر کلارک

”حضرت محمد (ﷺ) کی تعلیمات کو ہی یہ خوبی حاصل ہے کہ اس میں وہ تمام اچھی باتیں موجود ہیں، جو دیگر مذاہب میں نہیں پائی جاتی۔“ [میزان التحقیق: ۲۳]

### ○ لالہ لاجپت رائے

”میں پیغمبر اسلام کو دنیا کے بڑے بڑے مہا پرشوں میں سمجھتا ہوں۔“ [رسالہ ایمان، لاہور مئی ۱۹۳۵ء]

### ○ واشتنجون

نبی کریم ﷺ کے متعلق کہتے ہیں کہ انجیل برناباس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

\* ”اللہ مجھ کو زمین سے اوپر اٹھائے گا اور بے وفا کی صورت میں بدل دے گا یہاں تک کہ اس کو ہر ایک یہی خیال کرے گا کہ میں ہوں۔“

\* مگر جب مقدس محمد (ﷺ) رسول اللہ آئے گا وہ اس بدنامی کے دھبے کو مجھ سے دور کرے گا۔

[انجیل برناباس: باب ۱۱۲/آیت ۱۵-۱۶، ص ۲۳۵]

\* میرے بعد جلد ہی مسیحا اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا تمام دنیا کے لئے آئے گا وہ مسیحا کہ اللہ نے اسی کی وجہ سے دنیا کو پیدا کیا ہے۔

\* اور اس وقت تمام دنیا میں اللہ کو سجدہ کیا جائے گا اور رحمت حاصل کی جائے گی۔

[انجیل برناباس: باب ۱۶: ۸۲-۱۷، ص ۱۸۲]

\* یہ ایک حقیقت ہے جو تاریخ سے واضح ہو چکی ہے کہ:

”محمد (ﷺ) نامی شخص کا ظہور ہوگا مکہ مکرمہ سے اس کے نور اور روشنی سے پورا جہاں روشن ہو جائے گا تو یہ صرف اسلام ہی ہے۔“ [محمد (ﷺ) فی التوراة والانجیل والقرآن: ۴۷]

### ○ ڈاکٹر بدھ ویر سنگھ دہلوی

”محمد (ﷺ) ایک ہستی تھے، اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر، جن کے عقیدہ کے لحاظ سے حضرت ایک پیغمبر تھے، دوسرے لوگوں کے لئے محمد (ﷺ) کی سوانح عمری ایک نہایت ہی دل بڑھانے والی اور سبق آموز ثابت ہوتی ہے۔“ [رسالہ مولوی انڈیا، ربیع الاول: ۱۳۵۱ھ]

○ میجر آرتھر گلن مورنڈ

”حضرت محمد (ﷺ) بلاشبہ اپنے عصر مقدس میں ارواح طیبہ میں سے تھے۔ وہ صرف مقتدر راہنما ہی نہ تھے بلکہ تخلیق دنیا سے اس وقت تک جتنے صادق سے صادق اور مخلص سے مخلص پیغمبر آئے ان سب سے ممتاز رتبہ کے مالک تھے۔“  
[استقلال دیوبند، ۱۹۳۶ء]

### © رائے بہادر پنڈت مٹھن لال

”حضرت محمد (ﷺ) نے جس وقت ”خدائے تعالیٰ ایک ہے“ یہ آواز بلند کی، تو اس وقت ہندوستان، ایران، عرب و عجم میں بت پرستی کا دور دورہ تھا۔ بلکہ خدا کی ہستی سے لوگ انکار کرتے تھے، مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد (ﷺ) کو فرمایا کہ ثابت کر دو کہ خدا تعالیٰ واقعی ہے۔“ [رسالہ پیشوا، ربیع الاوّل ۱۳۵۶ھ]

### © پروفیسر رکھوتی سہافراق (الہ آباد یونیورسٹی)

”میں حضرت محمد (ﷺ) پیغمبر اسلام کی بعثت، ان کی شخصیت اور ان کے کارنامہائے زندگی کو تاریخ کا ایک عظیم معجزہ سمجھتا ہوں۔“ [رسالہ پیشوا، ربیع الاوّل ۱۳۵۶ھ]

### © مسٹر ایچ۔ جی۔ ویلز (مؤرخ انگلستان)

”محمد (ﷺ) سے قبل عرب کا ذہن و دماغ مٹی ہو رہا تھا۔ وہ شاعری اور مذہبی مباحث میں مبتلا تھے۔ مگر پیغمبر اسلام کے مبعوث ہوتے ہی ان کی قومی اور نسلی کامیابیوں نے ان میں وہ ولولہ پیدا کر دیا کہ تھوڑے ہی دنوں کے اندر ان کے ذہن و دماغ میں روشنی اور چمک دمک پیدا ہو گئی۔“ [الامان، دہلی، ۱۹۳۶ء]

### © مائیکل ہارٹ (Michael H.Hart)

مائیکل ہارٹ کی کتاب "The 100" میں تاریخ کا دھارا بدل دینے والی سو عظیم شخصیات میں یورپ کے ایک غیر جانبدار مفکر کا اعتراف حقیقت کہ دنیا کی عہد آفریں شخصیات کے امام صرف اور صرف محمد (ﷺ) ہیں۔

وہ اپنی کتاب "The 100" کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ ”انگریزی پر خطوط میں و التیئر لکھتا ہے:

”۱۷۲۶ء میں انگلستان میں اپنے قیام کے دوران اس نے کسی عالم فاضل شخص کو اس سوال پر بحث کرتے ہوئے سنا کہ عظیم ترین آدمی کون تھا؟ میزور، سکندر اعظم، تیورنگ یا کرکرامویل۔ ایک نے یہ دعویٰ کیا کہ نیوٹن بلاشک و شبہ عظیم ترین انسان تھا۔ و التیئر نے اس بات سے اتفاق کیا کیونکہ ”جو ہمارے اذہان کوچ کی طاقت سے زیر کرتا ہے، نہ ظلم و جبر سے ہمیں غلام بنالیتا ہے، ہمارے احترام کا مستحق ہے۔“

آیا کہ و التیئر سچ نیوٹن کو عظیم ترین انسان سمجھتا تھا یا وہ محض فلسفیانہ نکتہ اٹھا رہا تھا۔ اس قصے سے ایک دلچسپ سوال ابھرتا ہے کہ دنیا میں آنے والے اربوں انسانوں میں سے کن شخصیات نے تاریخ کے دھارے پر اپنے اثرات مرتب کئے۔

یہ کتاب میرے اپنے سوال کا جواب پیش کرتی ہے۔ سو شخصیات پر میری یہ کتاب ہمیں ان اثر آفریں ہستیوں سے روشناس کراتی ہے۔ میں تاکید یہ کہوں گا کہ یہ کتاب تاریخ کی محض عظیم ترین نہیں بلکہ سب سے زیادہ اثر آفریں شخصیات کی ہے۔ مثال کے طور پر میری کتاب میں سائلن جیسے سنگدل اور بے رحم شخص کے لئے تو جگہ ہے مگر مقدس ماں کبریٰ "Mother Cabrini" کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔

اس کی ایک مثال آنحضرت (ﷺ) کی ہے جنہیں میں نے عیسیٰ سے بلند مقام دیا ہے۔ اس کی بڑی وجہ میرا یہ یقین ہے کہ محمد (ﷺ) نے دین اسلام کی تشکیل میں حضرت عیسیٰ کی نسبت عیسائیت کی تشکیل میں کہیں زیادہ ذاتی اثرات مرتب کئے۔ مائیکل ہارٹ نے اپنی کتاب "The 100" میں سب سے پہلے حضرت محمد (ﷺ) کو ہی منتخب کیا اور آپ (ﷺ) کی تعریف میں لکھتے ہیں:

"My choice of Muhammad to lead the list of the world's most influential persons may surprise some readers and may be questioned by others, but he was the only man in history who was supremely successful on both the religious and secular levels.

Of humble origins, Muhammad founded and promulgated one of the world's great religions, and became an immensely effective political leader. Today, thirteen centuries after his death, his influence is still powerful and pervasive."

["The 100" by Michael H. Hart, P:33]

"میں نے دنیا کی ذی اثر شخصیات کی فہرست میں حضرت محمد (ﷺ) کو سرفہرست رکھا ہے۔ جس پر ممکن ہے قارئین متحیر بھی ہوں اور متعجب بھی، مگر تاریخ عالم میں واحد ذات برکات آپ (ﷺ) ہی ہیں جو دینی و دنیوی ہر سطح پر کامران رہے۔ اگرچہ آپ (ﷺ) کا تعلق عام، مگر معزز خاندان سے تھا، آپ (ﷺ) ایک غریب گھرانے کے فرد تھے مگر آپ (ﷺ) نے دنیا کے عظیم ترین مذاہب میں سے ایک کی بنیاد رکھی اور اس کی ترویج و اشاعت کی اور جلد ہی ایک اثر آفریں سیاسی راہنما بن گئے۔ آج مکہ میں آپ (ﷺ) کی رحلت کو تیرہ سو برس بعد بھی آپ (ﷺ) کی تعلیمات کا اثر قوی اور طاقتور ہے۔"

"Most Arabs at that time were pagans, who believed in many gods. There were, however, in Mecca, a small number of Jews and Christians; it was from them no doubt that Muhammad first learned of a single, omnipotent God who ruled the entire universe. When he was forty years old, Muhammad became convinced that this one true God (Allah) was speaking to him, and had chosen him to spread the true faith" ["The 100" by Michael H. Hart, P:34]

"اس دور میں اہل عرب کی اکثریت ٹھٹھی، وہ کئی دیوتاؤں پر ایمان رکھتے تھے۔ مکہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کی بھی ایک قلیل تعداد آباد تھی اور غالباً محمد (ﷺ) کو ان سے ہی ایک قادر مطلق خدا کا تصور ملا جس کے حکم کے تحت نظام کائنات چلتا ہے۔ جب چالیس برس کی عمر میں آپ (ﷺ) کو منصب نبوت سے سرفراز کیا گیا تو آپ (ﷺ) کو کامل یقین ہو گیا کہ جبرائیل (علیہ السلام) کے ذریعے وہی ایک سچا رب تعالیٰ آپ (ﷺ) سے مخاطب ہے اور اس نے دین حق کی اشاعت کے لئے آپ (ﷺ) کا انتخاب کیا ہے۔"

"How, then, is one to assess the overall impact of Muhammad on human

history? Like all religions, Islam exerts an enormous influence upon the lives of its followers. It is for this reason that the founders of the world's great religions all figure prominently in this book. Since there are roughly twice as many Christians as Moslems in the world, it may initially seem strange that Muhammad has been ranked higher than Jesus. There are two principal reasons for that decision. First, Muhammad played a far more important role in the development of Islam than Jesus did in the development of Christianity. Muhammad, however, was responsible for both the theology of Islam its main ethical and moral principles. In addition, he played the key role in proselytizing the new faith, and in establishing the religious practices of Islam."

["The 100" by Michael H. Hart, P:83-39]

"پھر انسانی تاریخ پر پیغمبر اعظم (ﷺ) کے کلی اثرات کا جائزہ کیسے لیا جائے، دیگر تمام مذاہب کی طرح اسلام نے بھی اپنے ماننے والوں کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں۔ اسی بنا پر اس کتاب میں دنیا کے تمام مذاہب کے بانیوں کو نمایاں انداز میں پیش کیا گیا ہے، چونکہ دنیا میں عیسائیوں کی تعداد مسلمانوں سے دو گنی ہے اس لئے ابتدا میں محمد (ﷺ) کو عیسیٰ (ﷺ) پر فوقیت دینا عجیب لگے تاہم میرے اس فیصلے کی دو بنیادی وجوہات ہیں:

① محمد (ﷺ) نے ترویج اسلام کے سلسلے میں حضرت عیسیٰ (ﷺ) سے کہیں بڑھ کے اپنا کردار ادا کیا حالانکہ عیسیٰ (ﷺ) عیسائیت کے بنیادی اخلاقی اصولوں کے ذمہ دار ہیں۔

② محمد (ﷺ) اسلام کی دینی تعلیمات اور اس کے بنیادی اخلاقی اصولوں دونوں کے ذمہ دار تھے۔ آپ (ﷺ) نے دین اسلام کی طرف لوگوں کو راغب کرنے میں اور اسلام کے بنیادی عقائد کو مسلمہ بنیادوں پر استوار کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

"We see, then, that the Arab conquests of the seventh century have continued to play an important role in human history, down to the present day. It is this unparalleled combination of secular and religious influence which I feel entitles Muhammad to be considered the most influential single figure in human history" ["The 100" by Michael H. Hart, P:40]

"پس ہم دیکھتے ہیں کہ ساتویں صدی میں عربوں نے جو فتوحات کیں انہوں نے عصر حاضر تک انسانی تاریخ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ انسانی تاریخ میں اس بے مثال دینی و دنیوی امتزاج کی بنا پر میں نے محمد (ﷺ) کی اثر آفرین شخصیت کو سرفہرست رکھا ہے۔"

\*\*\*\*\*